بھی اسی عمر مین ہوئے ہین ناظرین ان لفظون کو دیکھین کہ کیا لطف دے رہی ہین اور کیسے دلیل کے موقعہ پر بیان ہوئے ہین ہم ناظرین کی خاطر ان لفظون کو پھر دہراتے ہین کہ :-

عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پوری ہونے پر صدی کا سر بھی آپونچا۔

اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہہ بیان ایک الہامی غرض سے ہی جو گویا حلفیہ اور بالکل سچا ہی نہین بلکہ مصدقہ خداوندی ہے کیونکہ مرزا صاحب کی اس عبارت سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزاجی کے ملہم ہونے کے لئے چالیس سال کی عمر اور صدی کا شروع دونون کا اجتماع ضروری تھا اور یہہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی ضرورت کوئی مرزا صاحب کی طرف سے نہین ہو سکتی بلکہ خود خدا تعالی کیطرف سے ہے پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا یہہ بیان گویا مصدقہ الہی ہے کہ آپ چودہوین صدی کے شروع مین پوری چالیس برس کے تھے آج چودہوین صدی کا سنہ ۱۳۲۶ھ ہے مرزا صاحب سنہ ۱۳۲۶ھ کے چوتھے مہینے ربیع الثانی مین فوت ہو گئے ہین اس حساب سے آپکی صحیح عمر ۶۵ سال چار ماہ ہوئی ہم نہین سمجھتے کہ ایسے صاف بیان بلکہ مصدقہ الہی کے مقابلہ پر کون زیادہ راست گو ہے جس کے بیان پر مرزائی لوگ اعتبار کرین گے۔

مرزائیو! من اصدق من اللہ حدیثا۔

آسمانی نکاح

اس پیشگوئی کی جو مٹی خراب ہوئی ہے خدا کسی کی نہ کرے لیکن تاہم حکیم صاحب اور احسن صاحب برابر بڑھتے ہوئے جواب دے رہے ہین اور حدیث نبوی فاصنع ما شئت کی تصدیق کر رہے ہین۔

پہلے ہم اس پیشگوئی کے متعلق مرزا صاحب کے اصلی الفاظ دکھاتے ہین اوس سے بعد ان دونون حضرات اور ان کے ماتحتون کی تاویلات سنا کر جواب دینگے۔ یہہ مشہور قصہ ہے کہ مرزا صاحب نے محمدی بیگم ہوشیارپور کی لڑکی کی بابت پیغام نکاح دیا تھا جب

انہوں نے کسی وجہ سے انکار کیا تو آپنے الہام شائع کیا کہ یوم نکاح سے تین سال تک لڑکی کا والد اور خاوند مر کر لڑکی میرے پاس بیوہ ہو کر نکاح مین آویگی چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہین :۔

قال انا سیجعل ثیبۃ ویموت بعلھا وابوھا الی ثلث سنۃ من یوم النکاح ثم نردھا الیک بعد موتھما انا رادوھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ

(کرامات الصادقین سرورق صفحہ اخیر)

یعنے خدا نے کہا کہ اُس عورت کے نکاح کے روز سے اسکا خاوند اور باپ تین سال مین مر کر تیرے پاس بیوہ ہو کر آویگی ہم اُسکو ضرور تیرے پاس لاوینگے خدا کے حکمون کو کوئی بدل نہین سکتا یہ کہکر مرزا صاحب لکھتے ہین :۔

فانتظروا ھذہ الانباء المذکورۃ فانھا معیار لصدقی وکذبی یعنے مخالفو! تم ان خبرون کے منتظر رہو میرے صدق یا کذب کے لئے یہی معیار ہین (یعنے اگر واقع ہوئی تو مین سچا اور نہوا تو مین جھوٹا)۔

گو مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کیلئے میعاد سہ سالہ لگائی تھی جو حسب بیان مرزا صاحب ستمبر ۱۸۹۳ء کو گیارہ مہینے باقی تھی (دیکھو شہادت القرآن صفحہ ۸۰) جسکی میعاد اگست ۱۸۹۴ء کو ختم ہو چکی لیکن مرزا اور مرزائی یہی کہتے رہے کہ جبتک دونون فریق (مرزا اور آسمانی منکوحہ) زندہ ہین نکاح سے مایوسی کیون ہو۔ آخر نکاح ہو کر رہیگا۔ خدا کی شان اسی گھمنڈ مین تھے کہ اعلحضرت تشریف لے گئے اب تو اسکا جواب اور بھی مشکل ہو گیا اس لئے اس سوال کے جواب مین قادیانی پارٹی کی جو گت ہوئی ہے خدا دشمن کی بھی نہ کرے ایک دوسرے کے برخلاف کہتے ہین اور جیسا کہ بھاگتے وقت کے ہوش بجا نہین ہوتے انکو بھی سر پیر کی خبر نہین ایک کہتا ہے آسمان پر نکاح فسخ ہو چکا تھا دوسرا اوسکو بحال رکھکر اسکے وقوع کا دیگر صورت مین منتظر ہے ہم ان پاگلون کی بکواس ناظرین کو انہی کے الفاظ مین سناتے ہین ایڈیٹر بدر لکھتا ہے :۔

حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقت الوحی مین لکھ دیا تھا کہ خدا تعالے نے اب اس نکاح

کو منسوخ کر دیا ہے - بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء -

ایسا ہی مولوی محمد احسن امروہی بھی یوں رقم طراز ہیں کہ :-
پیشگوئی نکاح کا جواب شافی و کافی خود حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۰ اور تتمہ صفحہ ۱۳۲ میں لکھ دیا ہے اُس کو دیکھ لو - (ریویو بابت جولائی صفحہ ۲۵۲)

یہ دونوں بھلے مانس اسپر متفق ہیں کہ نکاح فسخ ہو گیا تھا اور اس فسخ کی شہادت مرزا کی تحریرون میں دکھلاتے ہیں اسلئے مناسب ہے کہ ناظرین کو مرزا کی تحریر دکھائی جاوے حقیقت الوحی صفحہ ۱۹۰ پر مرزا جی لکھتے ہیں کہ :-

سوچنا چاہیئے کہ احمد بیگ کی نسبت جو میری تکذیب کے لئے کمربستہ تھا اور دن رات ہنسی ٹھٹھا کرتا تھا کس صفائی سے پیشگوئی نے اپنا ظہور کیا اور وہ میعاد کے اندر محرقہ تپ سے شفاخانہ میں فوت ہو گیا اور اس کے اقارب میں اُسکی موت سے تہلکہ برپا ہوا یہ وہی احمد بیگ ہے جس کے داماد کی نسبت ابتک ہمارے مخالف ماتم اور سیاپا کر رہے ہیں کہ کیوں نہیں مرتا اور نہیں جانتے کہ دائیں ٹانگ تو اس پیشگوئی کی احمد بیگ ہی تھا جس نے اپنی جوانا مرگ مرنے سے ثابت کر دیا کہ پیشگوئی سچی ہے اور پھر جیسا کہ پیشگوئی میں لکھا تھا کہ احمد بیگ کی موت کے قریب اور موتیں بھی اُس کے عزیزوں کی ہونگی وہ امر بھی وقوع میں آگیا اور احمد بیگ کا ایک لڑکا اور دو ہمشیرہ انہیں ایام میں فوت ہو گئیں - تو اب ہمارے مخالف بتلاویں کہ فقرہ آیۃ یُصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اسپر صادق آیا یا نہیں"

عبارت مذکورہ سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ ٹان ٹان فش اب سنئے تتمہ صفحہ ۱۳۲ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں
"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرءۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا"

اس عبارت میں مرزا نے دورنگی دکھائی ہے نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا مگر ہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۷ سے دکھاتے ہیں کہ ان دونوں باتوں میں سے وہاں صرف تاخیر لکھا ہے - آپ لکھتے ہیں :-

احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اُسکے اقارب پر غالب آگیا یہانتک کہ بعض نے اُنمین سے میر بطریق عجز و نیاز کے ساتھ خط ہی لکھے کہ دعا کرو پس خدا نے اُنکے اس خوف اور اس قدر عجز و نیاز کیوجہ سے پیشگوئی کی وقوع مین تاخیر ڈالدی

اس کلام بے نظام مین مرزا نے جو کچھ کہا ہے ناظرین کے سامنے ہے ایک ہی کتاب مین تاخیر لکھکر اسی کتاب کے دوسرے مقام پر فسخ اور تاخیر دونون لکھہ دیئے ہین اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کیون ایسا کیا؟ کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ گو مرزاجی کے دام افتادہ عقل کے دشمن ہون مگر مرزاجی تو بڑے ہوشمند اور عاقل تھے اس لئے جون جون گذرتی تھی مرزاجی کو نکاح سے مایوسی ہوتی جاتی تھی جبتک آپنے صفحہ ۱۸۷ کا مضمون لکھا تو کچھ امید تھی لیکن کتاب پوری کرکے اُسکے تتمہ کے صفحہ ۱۳۲ تک پہونچے تو تاخیر کے ساتھ فسخ کا لفظ بھی بڑہا دیا اور مشہور مثل کو سچا کردیا کہ "لڑکا ہوگا یا لڑکی" لیکن دانا جانتے ہین کہ ع

بیخودی بے سبب نہین غالب ✣ کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

مرزائیو! یہی تمہارے نبی کے پر زور الہامات تھے جنکا سر ہے نہ پیر۔ ایمان سے (اگر رکھتے ہو) کہنا یہی وہ تحدی والے الہام ہین کہ فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑگیا کیا یہ وہی مثل نہین جو کسی رند کی مشہور ہے کہ بادل آتا ہے تو مین کہتا ہون برسیگا اور میری بیوی کہتی ہے کہ نہین برسیگا آخر دو مین سے ایک سچا ہوتا ہی ہے" بہر حال ولایت گھر مین رہتی ہے (لطف) ع

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا مین ہوتے ہین مگر ✣ سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپکی

مرزائیو! آؤ اب ہم تمہین ایک روشن دالان مین لیچلین دیکھو مرزاجی کا اصول ہے کہ:-

ہم اپنی اجتہادی باتون کو خطا سے معصوم نہین سمجھتے ہمین ملزم کرنیکے لئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیئے اجتہادی غلطی رسولون سے بھی ہو جاتی ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۴)

پس تبلاؤ نکاح کے متعلق تو الہام تھا فسخ یا تاخیر کے متعلق محض مرزا کا اپنا خیال اور اجتہاد ہے ورنہ کوئی الہام ہوتا تو دو رنگی کیون ہوتی کہ فسخ ہوگیا یا تاخیر پڑگئی۔ پس الہام کے مقابلہ پر ایسا اجتہاد بلکہ محض پیشبینی کا خیال ہرگز قابل پذیرائی نہین ہے سنتے ہو یا نہین؟

احسن صاحب نے اس تاویل مین تو نکاح کے فسخ کا پہلو اختیار کیا ہے مگر دوسری تاویل مین نکاح کو بحال رکھکر یہ تاویل کی ہے کہ خواب مین نکاح دیکھنا بڑے منصب پر دلالت کرتا ہے نتیجہ یہ کہ مرزا کو بڑا منصب عطا ہوا کہ مرزا کے مرنے کا ذکر تمام اخبارون مین ہوا۔ (ریویو بابت جولائی صفحہ ۲۵۳

بے حیائی تیر آسر۔ ناظرین بغور دیکھیں کہ دجالی پارٹی کیسی کیسی حرکت مذبوحی کرتی ہے۔ کہاں الہام اور کہاں خواب اور کہاں تعبیر آجتک تو دجال اکبر مخالفوں کو کہتا رہا کہ میری اس پیشگوئی کے منتظر رہو اسکے اجزا الگ الگ کرکے مزہ لیتا رہا (دیکھو شہادت القرآن صفحہ ۸۰ سطر ۱۲) فرضی خسر کو خطوط لکھتا رہا یہانتک لکھا کہ اگر یہ واقع نہوا یعنے نکاح نہوا تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا (ضمیمہ آتھم صفحہ ۵۴)

مگر آخر احسن صاحب کی زبانی بات کھلی تو یہ کہ یہ ایک خواب تھا جسکو عربی میں احلام کہتے ہیں مگر ہم اسکے ساتھ اضغاث کا لفظ بڑھا کر اضغاث احلام نام رکھتے ہیں بس اب اتنی ہی نزاع باقی ہے سو اسکے ثبوت کے لئے ہم مفصلہ ذیل حوالے پیش کرتے ہیں۔

جون ۱۹۰۵ء میں مرزا صاحب پر سوال وارد ہوا کہ آپکی آسمانی منکوحہ× کا نکاح دوسری جگہ ہوا تو آپنے اس کے جواب میں فرمایا۔ (دیکھو الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کالم ۲)

وحی الٰہی میں یہ نہیں تہا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی۔ بلکہ یہ تہا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہہ بیاہی جائے سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تہا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں سیکفیکہم اللہ ویردھا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کریگا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائیگی خدا پھر اسکو تیری طرف لائیگا۔ جاننا چاہئے کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہی ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جاوے اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے ہے بلکہ قریب خاندان میں سے تہی یعنی میری چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تہی یعنی احمد بیگ کی پس اس صورت میں رد کے معنے اس پر مطابق آئے پہلے وہ ہمارے پاس تہی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئیگی سو ایسا ہی ہوگا"

مرزائیو! ایمان سے کہنا اگر ہم کہیں کہ "من چہ گویم تنبورہ من چہ گوید" تو تم لوگ خفا تو نہوگے + خیر یہ تو تاویلات ان دو ماتحتوں (ایڈیٹر بدر اور احسن صاحب) کی تہیں اب سنئے خلیفہ صاحب حکیم نورالدین کی آپ جو فرماتے ہیں وہ ایک نرالی ادا ہے کیوں نہو آخر آپ ہیں کون؟

خلیفہ صاحب نے آیات قرآنی جنمیں بنی اسرائیل کو انکی سلف کی بدکاریوں پر الزام دیئے گئے ہیں پیش کر کے لکھا ہے کہ

× آسمانی منکوحہ کا نام ہے (ایڈیٹر)

اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں۔ ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتی ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی اور کیا آپ کو علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں ملسکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں بینے بارہا میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جاوے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آوے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا پھر یہی وجہ بیان کی والحمد للہ رب العالمین ؁ (ریویو جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۷۹)

ناظرین! یہ ہے راس المجانین کی مجنونانہ بڑ بہر حال اس میں حکیم صاحب کو تسلیم ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہوا حالانکہ پہلے دو کیلوں نے فسخ پر زور دیا تھا۔ خیر اس کے جواب میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ آگے ان حضرت اقدس کی کی ہوئی سناتے ہیں۔ اعلیحضرت دجال اکبر اس پیشگوئی کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ:-

جب یہ پیشگوئی (نکاح والی) معلوم ہوئی ×× تو اسکے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہانتک کہ موت کو سامنے دیکھکر وصیت بھی کر دی گئی تب میں اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شائد اسکے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ یعنے یہ بات تیرے رب کیطرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے سو اسوقت مجھپر یہ بھید کھلا کہ کیوں خدا تعالی نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی (ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۸)

ناظرین! بغور دیکھئے کہ ان دو خبطیوں کی تحریروں میں کہانتک موافقت ہے بڑا خبطی تو اس پیشگوئی کو ایسا یقینی جانتا ہے کہ سخت بیماری میں بذریعہ الہام متنبہ کیا جاتا ہے کہ شک کر تیرا نکاح ضرور ہوگا۔ بھلا اگر یہ مراد ہوتی کہ مرزا کی اولاد در اولاد کا مسماۃ مذکورہ کی کسی اولاد در اولاد سے نکاح ہوگا تو مرزا کو مرنے کے وقت اس پیشگوئی کی فکر کیوں ہوئی۔ مرزائیو! عقل کے دشمنو! سنتے ہو؟ آؤ ہم تمہیں اور بھی کچھ سنائیں گو ہم جانتے ہیں کہ تمہارے کان تو ہیں مگر تم سنتے نہیں۔ تاہم غور سے سنو! دجال اکبر اس نکاح والی پیشگوئی کی شہادت میں تبرکاً خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف پیش کرتا ہے غور سے سنو! لکھتا ہے کہ:

اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جسکی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے گویا اس جگہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو انکے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی۔ ضمیمہ آتھم صفحہ ۵۳

مرزائیو! الیس منکم رجل رشید کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں جو اتنا تو سوچے کہ بڈھے خبطی نے اس پیشگوئی کے متعلق کیسی کیسی تشریحیں کرکے تمہارے لئے کیسے کیسے گڑھے کھودے ہیں اور یہ راس المجانین تمہیں کس قعر جہنم میں ڈال رہا ہے تمہارا گرو جس پیشگوئی کو اپنی ذات خاص کے لئے کہتا ہے اُس سے اولاد ہونیکا امیدوار ہے بلکہ اپنی امیدواری پر حدیث کو شہادت میں پیش کرتا ہے خلیفہ صاحب اُسکو ایچ پیچ کرکے اُس کی اولاد در اولاد کو بھی شریک کرتے ہیں پھر ایک طرف ہی میں وسعت نہیں کرتے بلکہ دونوں طرف یعنے مرزا کی اولاد۔ در اولاد میں سے کوئی اور مسمات کی اولاد در اولاد میں سے کسی وقت کسی کی شادی ہو جائیگی واہ سبحان اللہ یہی معنے ہیں کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب گربہ شاشید گفت باران شد

او مرزائیو! او کرشن بنتھیو! آؤ ہم تمہیں ایک اور بات سنائیں سنو! قادیانی کرشن کیا کہتے ہیں کہ :۔

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنے نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اسکے مخالف کہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ)

پس تم اب خود ہی سوچ لو کہ یہ دونوں بلکہ تینوں (ایڈیٹر بدر۔ احسن اور راس المجانین) تم کو مرزا کے خلاف تاویلیں سنا سنا کر کس گڑھے میں گرا رہے ہیں تم اگر سچے مرزائی ہو تو انکی ایک نہ سنو! بلکہ مرزائی الہامات کے وہی معنے صحیح سمجھو جو خود اعلیحضرت نے کئے ہیں اچھا لو ما بخیر شما بسلامت اب ہم مرقع میں دو مہینوں کے بعد تم سے ملینگے۔ انشاء اللہ تعالے ؎

اب تو جاتے ہیں سبکدہ سے میر پھر ملینگے اگر خدا لایا

(ختم)